باب۔۴۹

ابتداے مخلوقات

[إِنَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ بِالْقِسْطِ
وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌ(یونس:۴)]
[وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ(الروم:۲۷)]

حدیث ۲۹۷۰،۲۹۷۱: نبی مکرمؐ لوگوں سے وعظ و نصیحت فرمارہے تھے۔ میں نے دیکھا کہ بنو تمیم کی ایک جماعت حضورؐ کے پاس پہنچی۔ آپؐ نے اُن سے فرمایا، اے بنو تمیم !خوش حالی حاصل کرو۔ انھوں نے کہا آپؐ نے خوشخبری تو دے دی اب کچھ عطا بھی کر دیجیے۔ یہ سن کر آنحضرتؐ کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔۔۔ پھر اہل یمن خدمت میں پہنچے۔ اے اہل یمن! بشارت کو قبول کرو، بنو تمیم نے تو قبول نہیں کیا۔ اہل یمن نے کہا ہمیں قبول ہے۔ پھر آپؐ انھیں مخلوق کی ابتدا اور عرش کے بارے میں بتانے لگے۔ رسالت مآبؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا وجود تھا اور کوئی چیز نہ تھی۔ اس کا عرش پانی پر تھا۔ اس نے ہر ہونے والی چیز کو لوحِ محفوظ میں لکھ لیا تھا۔ اسی نے زمین و آسمان کو پیدا کیا۔۔۔ اتنے میں ایک آدمی میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ تمھاری سواری بھاگ گئی ہے۔ (میں سوچتا ہوں کہ) کاش میں اس محفل سے اٹھ کھڑا نہ ہوتا۔ راوی: عمران بن حصینؓ۔

حدیث ۲۹۷۲: رسول کریمؐ نے فرمایا کہ۔۔۔ "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابن آدم میری تحقیر کرتا ہے۔ وہ مجھے جھوٹا سمجھتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اللہ مجھے زندہ نہ کرے گا جیسے اس نے پہلے پیدا کیا تھا۔ وہ کہتا ہے کہ میری اولاد ہے (یعنی شرک کرتا ہے)۔ حالاں کہ اس کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ ایسا کرے"۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۹۷۳: ارشادِ نبیؐ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو اس نے اسے لوحِ محفوظ میں لکھ لیا۔ سو اس کے پاس عرش پر موجود ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب آگئی۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۹۷۴،۲۹۷۵: رسالت مآبؐ کا فرمانا ہے کہ جس نے بالشت بھر زمین پر بھی قبضہ کیا تو (قیامت کے دن) اس کی گردن میں سات زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا۔ راویان: ابو سلمہ بن عبد الرحمٰنؓ اور موسیٰ بن عقبہ سالمؒ۔ (دیکھیں حدیث ۲۲۹۰ تا ۲۲۹۲)۔

حدیث ۲۹۷۶: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ وقت کی تقسیم اسی کی طرف لوٹ گئی ہے جو آسمان و زمین کی تخلیق کے وقت تھی۔ سال، بارہ مہینوں کا ہے۔ جس میں سے ۴ مہینے مقدس ہیں۔ وہ ہیں ذی قعدہ، ذی الحجہ، محرم اور قبیلہ مضر کا رجب۔ راوی: ابو بکرہؓ۔

حدیث ۲۹۷۷: مروان کے پاس ایک خاتون اروی نے میرے اوپر ایک جائیداد کے سلسلے میں مقدمہ دائر کیا۔ میں نے کہا، کیا میں اِس عورت کے حق میں کوئی کمی کر سکتا ہوں! جب کہ میں نے رسول اکرمؐ کو یہ کہتے سنا ہے کہ جس نے بالشت بھر زمین پر بھی قبضہ کیا تو قیامت کے دن اس کی گردن میں سات زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا۔ راوی: سعید بن زیدؓ۔

حدیث ۲۹۷۸: جب سورج غروب ہوا تو نبی اکرمؐ نے مجھ سے پوچھا کہ تم جانتے ہو کہ یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے کہا، اللہ اور اس کا رسول جانتا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا، سورج جاتا ہے حتیٰ کہ عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے۔ پھر (طلوع ہونے کی) اجازت مانگتا ہے تو اجازت ملتی ہے۔ عنقریب وہ وقت آئے گا جب یہ جا کر سجدہ کرے گا تو اس کا سجدہ قبول نہ ہوگا۔ اور (طلوع ہونے کی) اجازت مانگے گا تو اسے اجازت نہیں ملے گی۔ بلکہ اسے حکم ہوگا کہ جہاں سے آیا ہے وہیں واپس چلا جا۔ اُس وقت یہ مغرب سے طلوع ہوگا۔ قرآن کی آیت ہے، وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ [یعنی اور سورج، وہ اپنے ٹھکانے کی طرف چلا جا رہا ہے، یہ زبردست علیم ہستی کا باندھا ہوا حساب ہے، (یٰسٓ: ۳۸)]۔ راوی: ابو ذرؓ۔

حدیث ۲۹۷۹: ارشادِ نبویؐ ہے کہ سورج اور چاند قیامت کے دن لپیٹ دیے جائیں گے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۲۹۸۰ تا ۲۹۸۳: سورج اور چاند کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن میں نہیں آتے۔ بلکہ یہ دونوں خدا کی نشانیوں میں سے ہیں۔ لہٰذا جب تم انھیں گرہن میں دیکھو تو (کسوف کی) نماز پڑھو۔ راویان: عبد اللہ بن عمرؓ، عبد اللہ بن عباسؓ، حضرت عائشہؓ اور ابو مسعودؓ۔ (دیکھیں باب ۱۷ کی مختلف احادیث)۔

حدیث ۲۹۸۴: ارشادِ نبیؐ ہے کہ میری مدد صبا (یعنی مشرقی ہواؤں) سے ہوئی جب کہ قوم عاد، دبور (یعنی مغربی ہواؤں) سے ہلاک کی گئی۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث۲۹۸۵: آنحضورؐ جب آسمان پر کوئی بادل کا ٹکڑا دیکھتے تو کبھی آگے جاتے، کبھی پیچھے جاتے، کبھی اندر جاتے تو کبھی باہر جاتے۔ اس صورت میں حضورؐ کا چہرۂ مبارک بدل جاتا۔ لیکن جب بارش شروع ہو جاتی تو یہ کیفیت ختم ہو جاتی۔ نبی مکرمؐ نے مجھے اس کیفیت کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ شاید میں اس بات سے ڈرتا ہوں جیسا کہ قرآن کی اس آیت میں ہے،فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هَـٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَااسْتَعْجَلْتُم بِهِ رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ،[یعنی پھر جب ان لوگوں نے اس کو ایک ابر کی صورت میں دیکھا جو ان کی وادیوں کی طرف بڑھا چلا جارہا ہے۔ اب بڑی خوشی سے کہنے لگے یہ ابر ہے جو ہم پر برسے گا۔ نہیں! بلکہ یہ وہ ہے جس کے لیے تم عجلت اور جلدی کرتے تھے۔ تیز ہوا ہے، جس میں عذاب الیم ہے،(الاحقاف:۲۴)]۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث۲۹۸۶: (معراج شریف کے واقعے کا تفصیلی بیان): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۴۰۔ راوی: انس بن مالکؓ نے مالک بن صعصہؓ سے سنا۔

حدیث۲۹۸۷: ارشادِ نبیؐ ہے کہ تم میں سے ہر ایک کی پیدائش ماں کے پیٹ میں پوری کی جاتی ہے۔ ۴۰ دن تک (نطفہ) رہتا ہے۔ پھر اتنے ہی دنوں تک مضغہ گوشت رہتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو ۴ باتوں کا حکم دے کر بھیجتا ہے۔ اُس سے کہا جاتا ہے کہ اس کا عمل، اس کا رزق، اس کی عمر، اور یہ کہ وہ بد بخت ہے یا نیک بخت، لکھ دے۔ پھر اس میں روح پھونک دی جاتی ہے۔۔۔ بے شک تم میں سے ایک آدمی ایسے عمل کرتا ہے کہ اس کے اور جنت کے درمیان (صرف) ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ اس کا لکھا (یعنی تقدیر) غالب آجاتی ہے اور وہ دوزخیوں کے عمل کرنے لگتا ہے۔ بالکل اسی طرح تم میں سے ایک آدمی ایسے عمل کرتا ہے کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان (صرف) ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے کہ اس کا لکھا (یعنی تقدیر) غالب آجاتی ہے اور وہ جنتیوں کے کام کرنے لگتا ہے۔ راوی: عبداللہ بن مسعودؓ۔

حدیث۲۹۸۸: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرئیلؑ کو ندا دیتا ہے، تو جبرئیلؑ بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر جبرئیلؑ تمام اہلِ آسمان کو ندا دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں کو دوست رکھتا ہے تم بھی اس کو دوست

رکھو، تو آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔۔۔پھر دنیا میں بھی اس کے لیے مقبولیت پیدا کر دی جاتی ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۹۸۹: حضورؐ فرماتے ہیں کہ فرشتے بادل میں آتے ہیں اور اُس کام کا ذکر کرتے ہیں جس کا فیصلہ آسمان میں کیا گیا ہے۔ اِسے شیاطین چھپ کر سنتے ہیں اور کاہنوں (یعنی نجومیوں) کے پاس آکر بیان کر دیتے ہیں۔ پھر کاہن اپنی طرف سے اس میں سو جھوٹ ملا دیتے ہیں۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۲۹۹۰: نبی کریمؐ کا کہنا ہے کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو فرشتے (مسجد کے) ہر دروازے پر پہنچ کر ہر آنے والے کا نام لکھ لیتے ہیں۔ اور جب امام (خطبے کے لیے) منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو وہ فرشتے اس کو سننے کے لیے آکر بیٹھ جاتے ہیں۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۹۹۱: حضرت عمرؓ مسجد میں داخل ہوئے تو اس وقت حسان بن ثابتؓ لوگوں کو قصیدہ سنا رہے تھے۔ حضرت عمرؓ نے انھیں ایسا کرنے سے روکا۔ اس پر حسانؓ نے جواب میں کہا کہ میں اسی مسجد میں نبی معظمؐ کے سامنے قصیدے پیش کیا کرتا تھا۔ اس وقت تو آنحضرتؐ نے مجھے کبھی اس سے منع نہیں کیا۔ اور پھر ابوہریرہؓ کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ آپ ہی گواہی دیں کہ کیا رسول اکرمؐ نے مجھ سے یہ نہیں کہا تھا کہ "تم میری طرف سے جواب دو"؟ اور فرمایا تھا کہ "اے اللہ! ان کی تائید روح القدس سے فرما"۔ ابوہریرہؓ نے کہا، ہاں، (یہ بات سچ ہے)۔ راوی: سعید بن مسیبؒ۔ (دیکھیں حدیث ۴۳۸)۔

حدیث ۲۹۹۲: حضورؐ کا ایک موقع پر حسان بن ثابتؓ سے کہنا تھا کہ "تم مشرکوں کی ہجو کرو۔ جبرئیلؑ تمھارے ساتھ ہیں۔ راوی: براء بن عازبؓ۔

حدیث ۲۹۹۳: انس بن مالکؓ کا کہنا ہے کہ وہ غبار میری نظروں کے سامنے ہے جو بنی غنم کی گلی میں بند ہو رہا تھا۔ موسیٰؒ نے اس (غبار) کے لیے کہا کہ یہ جبرئیلؑ کے گذرنے کے سبب تھا۔ راوی: حمید بن ہلالؒ۔

حدیث ۲۹۹۴: حارث بن ہشامؓ نے رسول کریمؐ سے دریافت کیا کہ آپؐ پر وحی کس طرح سے آتی ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ "جب فرشتہ وحی پہنچاتا ہے تو مجھے گھنٹے جیسی آواز سنائی دیتی ہے۔ اور جب وحی ختم ہوتی ہے تو میں اس وقت تک اسے یاد بھی کر لیتا ہوں۔ یہ

Siddiqui Publications

وحی مجھ پر بہت سخت ہوتی ہے۔۔۔ کبھی فرشتہ انسان کی شکل میں آتا ہے اور مجھ سے کلام کرتا ہے۔ تو میں اس بات کو یاد کر لیتا ہوں۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲)۔

حدیث ۲۹۹۵: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ جو کوئی ایک طرح کی چیزوں کا جوڑا جوڑا بنا کر اللہ کی راہ میں خرچ کرے گا تو اسے جنت کے خازن بلائیں گے۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا کہ پھر تو اس شخص پر کسی خوف و ہلاکت کا اندیشہ نہیں۔ حضورؐ نے فرمایا "اور مجھے امید ہے کہ تم انھیں میں سے ہو گے"۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۶۴۹)۔

حدیث ۲۹۹۶: آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا، "اے عائشہ! یہ جبرئیلؑ ہیں اور تمھیں سلام کہتے ہیں"۔ میں نے جواباً و علیکم السلام کہا اور حضورؐ سے عرض کیا کہ آپؐ وہ کچھ دیکھتے ہیں جو میں نہیں دیکھ سکتی۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۲۹۹۷: رسول مکرمؐ نے جبرئیلؑ سے پوچھا کہ "جتنا تم اب ہمارے پاس آتے ہو اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے"؟ تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذَٰلِكَ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا، [یعنی (اے محمدؐ!) ہم تمھارے رب کے حکم کے بغیر نہیں اُترا کرتے، جو کچھ ہمارے آگے، پیچھے اور درمیان میں ہے ہر چیز کا مالک وہی ہے، اور تمھارا رب بھولنے والا نہیں ہے، (مریم: ۶۴)]۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۲۹۹۸: نبی کریمؐ نے فرمایا کہ جب جبرئیلؑ نے مجھے ایک طریقے سے قرآن پڑھنا سکھایا تو میں نے ان سے مزید طریقوں سے پڑھنے کی خواہش کا اظہار کیا، یہاں تک کہ انھوں نے مجھے سات مختلف طریقے بتائے۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۲۹۹۹: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔ جبرئیلؑ رمضان میں ہر رات آکر آنحضرتؐ کو قرآن کا دَور کرواتے۔ جبرئیلؑ سے ملنے کے بعد تو آپؐ فائدہ پہنچانے میں ہوا سے بھی زیادہ تیز اور سخی ہو جاتے۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۳۰۰۰: ابو مسعودؓ نے آنحضرتؐ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ "میں نے جبرئیلؑ کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور وہ میرے امام بنے ہیں"۔۔۔ آپؐ ایسی پانچ نمازوں کو یاد کرتے ہوئے اپنی انگلیوں پر ان کا شمار کرتے تھے۔ راوی: لیث ابن شہابؒ۔

حدیث ۳۰۰۱: جبرئیلؑ نے نبی کریمؐ سے کہا کہ آپؐ کی امت میں سے جو کوئی اس حالت میں مرے گا کہ اس نے اللہ کے ساتھ شرک نہ کیا ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گا یا دوزخ میں داخل

نہ ہو گا۔ میں نے حضورؐ سے عرض کیا کہ چاہے اس نے زنا کیا ہو یا چوری کی ہو ؟ تو آنحضرتؐ نے فرمایا، تب بھی۔ راوی: ابو ذرؓ۔۔۔ (زنا یا چوری گناہ ہے جس کی سزا تو ملنی ہی ہے، لیکن دراصل یہ حدیث اس بات پر اصرار کر رہی ہے کہ شرک، گناہِ عظیم ہے۔۔ مؤلف)۔

حدیث ۳۰۰۲: (فرشتوں کی صبح وشام ڈیوٹیاں بدلتی ہیں): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۵۲۶۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۳۰۰۳ تا ۳۰۰۶: (اُس گھر میں فرشتے نہیں داخل ہوتے جس میں کسی جاندار کی تصویر لگی ہو): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۱۹۷۷۔ راویان: حضرت عائشہؓ، ابن عباسؓ، زید بن خالد جہنیؓ، اور عمرو سالمؓ کے والد۔ (مزید دیکھیں حدیث ۱۹۵۸، ۲۰۸۶ اور ۲۳۱۷)۔

حدیث ۳۰۰۷: (جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا و لک الحمد کہو): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۷۵۷ اور ۷۵۸۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۹۶، ۶۵۳، ۶۸۴، ۶۹۶، اور ۱۰۴۷ وغیرہ)۔

حدیث ۳۰۰۸: ارشادِ نبویؐ ہے کہ تم میں سے ہر شخص نماز ہی میں (متصور) ہوتا ہے جب تک کہ وہ نماز کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھا رہے یا پھر اس کا وضو نہ ٹوٹ جائے۔ اس دوران فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۶۲۵)۔

حدیث ۳۰۰۹: میں نے رسول اللہ کو، جب وہ منبر پر تھے، اس آیت کو پڑھتے سنا ہے۔ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ إِنَّكُم مَّاكِثُونَ، [یعنی اور وہ (داروغۂ جہنم کو) پکاریں گے، اے مالک! چاہیے کہ تیرا رب ہمارا کام تمام کر دے، وہ کہے گا تم کو تو (اسی حال میں) رہنا پڑے گا۔ (الزخرف:۷۷)]۔ راوی: یعلیٰؓ۔

حدیث ۳۰۱۰: میں نے نبی معظمؐ سے دریافت کیا کہ کیا آپؐ کو جنگ اُحد سے بھی زیادہ کڑا وقت کبھی دیکھنا پڑا؟ تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میرے لیے سب سے تکلیف دہ وقت یوم عقبہ کا تھا۔ اُس دن میں نے اپنے آپ کو عبد یالیل بن عبد کلال کے سامنے پیش کیا لیکن اُس نے میری خواہش کو پورا نہ کیا۔ میں رنجیدہ ہو کر وہاں سے نکلا اور قرن الثعالب پہنچا۔ سر اُٹھایا تو مجھے بادل کا ایک ٹکڑا سا نظر آیا۔ دراصل وہ جبرئیلؑ تھے۔ انھوں نے مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ سے آپ کی قوم کی گفتگو اور ان کا جواب سن لیا ہے۔ اور اب پہاڑوں کے فرشتے کو آپؐ کے پاس بھیجا ہے تا کہ ایسے کافروں کے لیے آپؐ جو حکم کریں گے (اسے پورا کیا جائے گا)۔ اُس فرشتے نے حاضر ہو کر مجھ سے کہا کہ اگر آپؐ

چاہیں تو میں دو پہاڑوں کو ان کافروں پر لا کر رکھ دوں؟ میں نے جواب دیا، نہیں مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کافروں کی نسل سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو صرف اس کی عبادت کریں گے اور کبھی شرک نہیں کریں گے۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۳۰۱۱: میں نے زر بن حبیشؓ سے ان آیات سے متعلق بات کی، فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ أَوْ أَدْنَیٰ - فَأَوْحَیٰ إِلَیٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَیٰ، [یعنی پھر وہ (یعنی اللہ کی تجلی اور رسول اللہ) ایک دوسرے کے ایسے قریب ہوگئے جیسے دو کمانیں، پھر اللہ نے اپنے بندے پر وحی کی، جو کرنا چاہتا تھا، (النجم: ۹ اور ۱۰)]۔ اس پر زر بن حبیشؓ نے کہا کہ ہم کو ابن مسعودؓ نے بتایا تھا کہ آنحضورؐ نے جبرئیلؑ کو ان کے ۶۰۰ پروں کے ساتھ دیکھا ہے۔ راوی: ابو اسحاق شیبانیؒ۔

حدیث ۳۰۱۲: لَقَدْ رَأَیٰ مِنْ آیَاتِ رَبِّهِ الْکُبْرَیٰ، [یعنی حبیبِ خدا نے پروردگارِ عالم کے بڑے بڑے کرشمہ ہائے قدرت کو دیکھا، (النجم: ۱۸)] اس کی تفصیل یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک سبز بادل دیکھا جس نے آسمان کے کنارے ڈھانپ لیے تھے۔ راوی: عبداللہؓ۔

حدیث ۳۰۱۳: جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کو دیکھا تو یہ درست نہیں۔ در اصل انھوں نے جبرئیلؑ کو ان کی (اصل) خلقت و صورت میں دیکھا ہے جنھوں نے آسمان کے کنارے بھر رکھے تھے۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۳۰۱۴: میں نے (سورۃ النجم، ۸ اور ۹ کی) آیات، ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّیٰ - فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ أَوْ أَدْنَیٰ، [یعنی پھر (تجلیٔ الٰہی، نبی معظمؐ سے) نزدیک ہوئی اور جلوہ فگن ہوئی، پھر وہ ایک دوسرے کے ایسے قریب ہوگئے جیسے دو کمانیں] کے بارے میں حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا تو انھوں نے کہا وہ جبرئیلؑ تھے۔ وہ رسالت مآبؐ کے پاس انسان کی صورت میں آیا کرتے لیکن اس بار وہ اپنی اصلی صورت میں آئے۔ انھوں نے آسمان کے کنارے بھر رکھے تھے۔ راوی: مسروقؒ۔
(نوٹ: "تجلیٔ الٰہی اور نبی معظمؐ کی قربت" کے معنی امام بخاریؒ نے انسؓ سے جامع الصحیح میں روایت کیے ہیں۔ مزید عبداللہ بن عباسؓ، امام جعفر صادقؒ اور امام حسن بصریؒ کی تفاسیر کا بھی یہی قول ہے۔ مؤلف)۔

حدیث ۳۰۱۵: حضورؐ نے فرمایا کہ آج رات (میرے خواب میں) دو آدمی آئے۔ ان میں سے ایک نے (تعارف کراتے ہوئے) بتایا کہ میں جبرئیلؑ ہوں، اور یہ میکائیلؑ ہیں۔ اور کہا کہ جو شخص آگ روشن کر رہا ہے وہ مالک ہے اور دوزخ کا داروغہ ہے۔ راوی: سمرہؓ۔

حدیث ۳۰۱۶: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ اگر شوہر اپنی بیوی کو بستر پر بلائے اور وہ انکار کر دے، اور پھر وہ مرد ناخوش ہو کر سو رہے تو بیوی پر صبح تک فرشتے لعنت کرتے ہیں۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۳۰۱۷: ارشادِ نبی ہے کہ وحی کا آنا کچھ عرصے کے لیے موقوف رہا۔ پھر ایک روز جب میں کہیں جا رہا تھا کہ راستے میں وہی فرشتہ نظر آیا۔ اُس وقت مجھ پر اُس کا ایک رعب سا طاری ہو گیا۔ میں گھر پہنچا اور کمبل اوڑھ کر لیٹ گیا۔ اس کے بعد مجھ پر یہ وحی نازل ہوئی۔ یَا أَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ۔ قُمْ فَأَنْذِرْ ۔ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ ۔ وَثِیَابَکَ فَطَھِّرْ ۔ وَالرُّجْزَ فَاھْجُرْ،[یعنی اے چادر لپیٹے لیٹنے والے!۔ اٹھو اور انھیں ڈراؤ۔ اور اپنے رب کی بزرگی بیان کرو۔ اور تم اپنے کپڑوں کو طہارت کے ساتھ رکھو۔ اور ناپاک کاموں سے دور رہو۔ (المدثر: آیت ۱ تا ۵)]۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳)۔

حدیث ۳۰۱۸ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس رات معراج ہوئی تو میں نے موسیٰؑ کو دیکھا۔ وہ گندمی رنگت، دراز قد، اور گھنگریالے بالوں والے تھے۔ اور میں نے عیسیٰؑ کو دیکھا۔ وہ میانہ قد، درمیانہ اعضا، سرخ و سفید رنگ کے اور سیدھے بالوں والے تھے۔ میں نے مالک یعنی داروغۂ جہنم کو اور دجال کو بھی دیکھا۔۔۔ دجال سے، مدینہ کی حفاظت، فرشتے کریں گے۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۳۰۱۹: ارشادِ نبویؐ ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص مر جاتا ہے تو صبح و شام اس کو ٹھکانہ بتا دیا جاتا ہے۔۔۔ اگر وہ جنتی ہے تو اسے جنت، اور اگر وہ دوزخی ہے تو اسے دوزخ دکھائی جاتی ہے۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۳۰۲۰: ارشادِ نبیؐ ہے کہ میں نے جنت کا منظر دیکھا تو جنتیوں کی اکثریت میں فقراء کو پایا۔ اور دوزخ کو دیکھا تو دوزخیوں کی اکثریت میں عورتوں کو پایا۔ راوی: عمران بن حصینؓ۔

حدیث ۳۰۲۱: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ "میں نے خواب میں اپنے آپ کو جنت میں دیکھا۔ وہاں ایک محل کے پاس ایک عورت وضو کر رہی تھی۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے"؟ فرشتوں نے جواب دیا، عمرؓ بن خطاب کا۔۔۔ "مجھے عمر کی غیرت کا خیال آ گیا۔ سو میں وہیں سے لوٹ گیا"۔۔۔ حضرت عمرؓ نے جب یہ سنا تو رونے لگے۔ اور عرض کیا کہ کیا میں حضورؐ پر غیرت کر سکتا ہوں۔۔۔! راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۳۰۲۲: ارشادِ نبویؐ ہے کہ مومنوں کے لیے جنت کا خیمہ موتیوں سے بنا ہے۔ اور مومن کے لیے (خیمے کے) ہر گوشے میں ایسی عورتیں ہیں جن کو کسی نے نہ دیکھا ہو۔ راوی: عبداللہ بن قیسؓ۔

حدیث ۳۰۲۳: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ اللہ کہتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ کسی کان نے سنے، اور نہ کسی دل نے ان کا تصور کیا ہو۔ اس آیت کریمہ کو پڑھ لو، فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ، [یعنی سو کسی کو معلوم نہیں جو آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لیے پوشیدہ رکھی گئی ہیں۔ یہ ان کے لیے (اعمالِ صالحہ کا) بدلہ ہو گا جو وہ کرتے رہے تھے، (السجدہ: ۱۷)]۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۳۰۲۴، ۳۰۲۵: نبی کریمؐ نے فرمایا کہ جنت میں داخل ہونے والی پہلی جماعت کے لوگ ایسے (روشن چہرہ) ہوں گے جیسے چودھویں کا چاند۔۔۔ جنت میں انھیں نہ تو کبھی تھوک آئے گا، نہ ناک کی ریزش، اور نہ پاخانہ۔۔۔ ان کے برتن سونے کے بنے ہوں گے۔ ان کی کنگھیاں سونے چاندی کی ہوں گی۔ انگیٹھیوں میں عود سلگتا ہو گا۔ ان کا پسینہ مشک جیسا ہو گا۔ ہر ایک کی دو دو بیویاں ہوں گی۔۔۔ اہل جنت میں آپس کا اختلاف نہ ہو گا، نہ بغض و کدورت ہو گی۔ سب کے دل ایک ہوں گے اور صبح شام اللہ کی پاکی بیان کرتے ہوں گے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۳۰۲۶: رسالت مآبؐ نے فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار یا (فرمایا) ستر لاکھ آدمی، بیک وقت جنت میں داخل ہوں گے۔ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مانند دمکتے ہوں گے۔ راوی: سہل بن سعدؓ۔

حدیث ۳۰۲۷، ۳۰۲۸: آنحضرتؐ نے مرد کو ریشمی کپڑوں کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔ راویان: انسؓ اور براء بن عازبؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۶۶، ۸۴۰، ۹۰۰، ۱۹۷۶ اور حدیث ۲۴۳۸)۔

حدیث ۳۰۲۹: ارشادِ نبیؐ ہے کہ جنت میں ایک کوڑا برابر (یعنی چھوٹی سی) جگہ بھی اس دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے زیادہ بہتر ہے۔ راوی: سہل بن سعد ساعدیؓ۔

حدیث ۳۰۳۰، ۳۰۳۱: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ جنت میں ایک درخت ایسا (وسیع و عریض) ہے کہ اس کے سایے میں ایک سو سال چلے تو بھی اسے طے نہ کر سکے۔ یہ آیت پڑھو، وَظِلٍّ مَّمْدُودٍ، [یعنی اور دور تک پھیلے ہوئے سایوں میں (الواقعہ: ۳۰)]۔ راویان: انس بن مالکؓ اور ابوہریرہؓ۔

حدیث ۳۰۳۲: (جنت میں داخل ہونے والی پہلی جماعت کے لوگ): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۰۲۴ اور ۳۰۲۵۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۳۰۳۳: (نبی مکرمؐ کے صاحبزادے) حضرت ابراھیمؑ کا انتقال ہوا تو حضور نے فرمایا کہ ان کو دودھ پلانے والی جنت میں ہے۔ راوی: براء بن عازبؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۲۲۳ اور ۱۲۹۷)۔

حدیث ۳۰۳۴: آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اہلِ جنت اپنے اوپر کے بالاخانوں کو ایسے دیکھیں گے جیسے (ہم یہاں) ایک روشن ستارے کو دیکھتے ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ، وہ تو انبیاے کرام کے مقامات ہوں گے اور شاید ہماری ان تک پہنچ نہ ہو گی۔ اس پر رسول کریمؐ نے فرمایا "نہیں ایسا نہیں ہے، وہ لوگ جو اللہ پر ایمان لائے اور اس کے رسولوں کی تصدیق کی تو وہ وہاں تک پہنچ سکتے ہیں"۔ راوی: ابوسعید خدریؓ۔

حدیث ۳۰۳۵: ارشادِ نبیؐ ہے کہ جنت کے ۸ دروازے ہیں جن میں سے ایک کا نام ریان ہے۔ اس سے صرف روزے دار داخل ہوں گے۔ راوی: سہل بن سعدؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۷۷۸)۔

حدیث ۳۰۳۶، ۳۰۳۷: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ نمازِ ظہر کو ٹھنڈے وقت پڑھو۔ کیوں کہ گرمی کی شدت جہنم کی تیزی سے ہے۔ راویان: ابوذرؓ اور ابوسعیدؓ۔

حدیث ۳۰۳۸: حضورؐ نے فرمایا ہے کہ دوزخ نے اپنے پروردگار سے شکایت کی کہ اے خدا! میرے ایک حصے نے دوسرے حصے کو کھالیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اسے دو سانس لینے کی اجازت دی۔ ایک سانس گرمیوں میں اور دوسرا سانس سردیوں میں۔ چناں چہ سخت گرم موسم اور سخت جاڑے انھی سانسوں کے اثر ہیں۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۳۰۳۹ تا ۳۰۴۲: نبی مکرمؐ نے فرمایا ہے کہ بخار جہنم کی تیزی سے ہے۔ اسے پانی یا آبِ زمزم سے ٹھنڈا کرو۔ راویان: ابن عباسؓ، ابوجمرۃ ضبعیؒ، رافع بن خدیجؓ، حضرت عائشہؓ اور ابن عمرؓ۔

حدیث ۳۰۴۳: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ہے کہ دنیا کی یہ گرمی، جہنم کے ۷۰ حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۳۰۴۴: (رسول مکرمؐ کا منبر پر سورۃ الزخرف کی آیت ۷۷ کی تلاوت فرمانا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۰۰۹۔ راوی: یعلیٰؓ۔

حدیث ۳۰۴۵: میں نے رسول معظمؐ کو فرماتے سنا ہے کہ قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور اسے جہنم میں ڈالا جائے گا۔ اس کے سبب اس کی تمام آنتیں باہر آجائیں گی اور پھر وہ تیزی سے گردش کھانے لگے گا۔ دوزخی اس کے گرد جمع ہو کر پوچھیں گے کہ تیرا یہ حال کیوں ہے؟ کیا تو اچھی باتوں کا حکم نہیں دیتا تھا، یا بری باتوں سے روکتا نہ تھا؟ ۔۔۔(وہ کہے گا) میں اچھی باتوں کا حکم تو دیتا تھا اور بری باتوں سے روکتا بھی تھا، مگر خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا۔ راوی: ابو وائلؓ۔

حدیث ۳۰۴۶: ایک وقت ایسا آیا تھا کہ جب نبی کریمؐ پر کسی نے جادو کیا، کیوں کہ حضورؐ خیال کرتے تھے کہ میں نے یہ کام کیا ہے حالاں کہ آپؐ نے وہ کام کیا ہوا نہ ہوتا تھا۔۔۔ آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا کہ مجھ پر یہ جادو لبید بن عاصم نے کیا۔ یہ جادو کنگھی، روئی کے گالے اور ذروان کے کنویں کے قریب پائے جانے والے کھجور کی کلی کے اوپر والے حصوں میں کیا گیا ہے۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسی چیز بتا دی ہے کہ جس سے میری شفا ہو۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۹۵۸)۔

حدیث ۳۰۴۷: (شیطان کا مومن پر ۳ گرہوں سے حملہ): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۰۷۵۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۳۰۴۸: رسالت مآبؐ کے سامنے جب ایسے شخص کا تذکرہ ہوا جو تمام رات سو کر صبح (یعنی سورج نکلنے تک) سوتا ہی رہا تو حضورؐ نے فرمایا کہ اس شخص کے کانوں میں دراصل شیطان نے پیشاب کر دیا ہے۔ راوی: عبد اللہؓ۔

حدیث ۳۰۴۹: ارشادِ نبویؐ ہے کہ جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے تو جماع سے پہلے یہ دعا پڑھ لے۔ بسم الله اللّهم جنبنا الشيطان وجنّب الشيطان ما رزقتنا [یعنی اللہ کے نام سے، اے اللہ! تو ہم (دونوں) کو شیطان سے بچا اور جو اولاد تو ہم کو عطا فرمائے اس کو بھی شیطان سے بچا]۔ پھر ان سے جو اولاد پیدا ہو گی وہ شیطان کے اثر سے محفوظ رہے گی۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۳۰۵۰: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ جب سورج کا کنارہ طلوع ہو تو نماز پڑھنا ترک کر دو یہاں تک کہ پورا طلوع ہو جائے۔ اور جب سورج کا کنارہ غروب ہونے لگے تو بھی نماز پڑھنا چھوڑ دو یہاں تک کہ پورا غروب ہو جائے۔ راوی: ابن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۵۶ تا ۵۶۰، حدیث ۱۱۱۷ اور ۱۱۲۲)۔

حدیث ۳۰۵۱: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ (۱) جب کوئی نماز کے سامنے سے گذرے تو اُسے ایسا کرنے سے روکا جائے کیوں کہ یہ ایک شیطانی عمل ہے۔ ۳ مرتبہ ٹوکنے پر بھی وہ نہ مانے تو اُس سے لڑا جائے۔ (۲) جب تم اپنے بستر پر سونے کے لیے جاؤ تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو۔ اللہ تعالیٰ تمھاری شیطان سے حفاظت کرے گا۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۳۰۵۲: نبی کریمؐ کا ارشاد ہے کہ شیطان تمھارے پاس آتا ہے اور پوچھتا ہے کہ فلاں کو کس نے پیدا کیا؟ اور فلاں کو کس نے پیدا کیا؟ یہاں تک کہ اس کا سوال ہوتا ہے کہ تمھارے رب کو کس نے پیدا کیا؟ جب معاملہ یہاں تک پہنچ جائے تو اللہ سے پناہ مانگنا چاہیے اور خاموش ہو جانا چاہیے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۳۰۵۳: ارشادِ نبیؐ ہے کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔ اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیے جاتے ہیں۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۷۸۰، ۱۷۸۱)۔

حدیث ۳۰۵۴: حضورؐ نے موسیٰؑ کے تعلق سے ہم سے ذکر کرتے ہوئے ان آیات کا حوالہ دیا۔ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِن سَفَرِنَا هَـٰذَا نَصَبًا - قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا [یعنی پھر جب وہ معین مقام سے آگے بڑھ گئے تو موسیٰ نے اپنے جوان سے کہا ہمارے پاس ناشتہ لاؤ ہم اس سفر سے تھک گئے ہیں۔ کہا، آپ نے دیکھا کہ جب ہم پتھر کے پاس ٹھہرے تو میں مچھلی کو بھول گیا، مجھے شیطان نے اس کو بھلا دیا کہ میں اس کا ذکر کروں، اور مچھلی نے دریا میں عجیب طریقے سے اپنا راستہ لیا، (الکھف: ۶۲ اور ۶۳)]۔ راوی: ابی ابن کعبؓ۔

حدیث ۳۰۵۵: نبی مکرمؐ نے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا، "فتنہ یہاں ہے۔ فتنہ یہاں ہے جہاں سے شیطان کا سینگ نکلتا ہے"۔ راوی: عبد اللہ بن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۸۹۲)۔

حدیث ۳۰۵۶: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ جب رات کی تاریکی چھانے لگے تو اپنے بچوں کو گھروں سے باہر جانے نہ دو، کیوں کہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں۔ گھر کا دروازہ بند کرو، روشنی کو بجھا دو، پانی کے برتن کو ڈھانکو اور دوسرے برتنوں کو بھی ڈھانک دو۔۔۔ اور یہ سارے کام اللہ کے نام لے کر کرو۔ راوی: جابرؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث۳۰۵۷: (حضورؐ کے اعتکاف میں حضرت صفیہؓ کی آمد پر آپؐ کی لوگوں کو وضاحت): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۹۰۸۔ راوی: حضرت صفیہؓ بنت حی۔

حدیث۳۰۵۸: ہم ایک محفل میں بیٹھے تھے کہ دو لوگوں کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ یہ جھگڑا گالی گلوچ تک پہنچ گیا۔ آنحضرتؐ نے انھیں غصہ دور کرنے کے لیے اعوذ باللہ من الشیطن پڑھنے کا مشورہ دیا۔ لوگوں نے ان تک آپؐ کا پیغام پہنچایا مگر ان میں سے ایک نے غصے میں یہ تک کہہ ڈالا کہ کیا تم مجھے مجنون سمجھتے ہو (کہ میں شیطان سے پناہ مانگوں؟)۔ راوی: سلیمان بن صردؓ۔

حدیث۳۰۵۹: (کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے تو جماع سے پہلے شیطان سے بچنے کی دعا کرے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۰۴۹۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث۳۰۶۰: ایک مرتبہ رسول اکرمؐ نے نماز پڑھی، اور نماز کے ختم پر فرمایا کہ "شیطان میرے سامنے آیا اور اس نے میری توجہ نماز سے ہٹانے کی بہت کوشش کی، مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قابو دے دیا"۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۱۳۵)۔

حدیث۳۰۶۱: (اذان، اقامت اور نماز میں شیطان کے مستقل وسوسے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۱۴۷۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث۳۰۶۲: نبی مکرمؐ کا فرمانا ہے کہ ہر بنی آدم کے پیدا ہوتے وقت شیطان اس کے پہلو کو ٹھوکے مارتا ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کو بھی وہ ٹھوکے مارنے گیا تو تھا لیکن وہ ان کے جسم تک پہنچنے سے قاصر رہا۔ تب اس نے ان کے اوپری جھلی ہی میں ٹھوکا مار دیا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث۳۰۶۳: میں ملک شام گیا تو میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہاں کوئی صحابیؓ ہیں؟ انھوں نے بتایا کہ ابوالدرداؓ ہیں۔ انھوں نے پوچھا، کیا تم میں وہ شخص بھی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کی زبانی شیطان سے محفوظ رکھا ہے؟ (مغیرہؓ سے مروی ہے کہ) کہا، عمار بن یاسرؓ ہیں۔ راوی: ابراھیم علقمہؓ۔

حدیث۳۰۶۴: (فرشتے بادلوں میں آکر دنیا کی باتیں بتاتے ہیں): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۹۸۹۔ راوی حضرت عائشہؓ۔

حدیث۳۰۶۵: ارشادِ نبیؐ ہے کہ جمائی آئے تو اسے روکنے کی کوشش کرو، کیوں کہ جمائی لینا مکروہ عمل ہے۔ اس پر شیطان ہنستا ہے۔ راوی: سعید مقبریؒ۔

حدیث۳۰۶۶: اُحد کے دن جب کفار بھاگنے لگے تو ابلیس نے چلا کر کہا کہ مسلمانو! اپنے پیچھے والوں کو مارو۔ (پیچھے مسلمان ہی تھے) لہٰذا باہم لڑ پڑے۔ حذیفہؓ نے بہت کہا کہ میرے والد یمانؓ

مسلمان ہیں، انھیں مت مارو۔ لیکن وہ قتل کر دیے گئے۔۔۔اس بات کا حذیفہؓ کو بہت افسوس ہے۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۳۰۶۷: میں نے نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے سے متعلق جب نبی مکرمؐ سے دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ شیطان کا کام ہے جو نمازی سے بہ طور چوری کرواتا ہے۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۳۰۶۸،۳۰۶۹: رسول مکرمؐ کا فرمانا ہے کہ اچھا خواب اللہ کی جانب سے ہے، اور بُرا خواب شیطان کی طرف سے۔ پس جو کوئی بُرا خواب دیکھے تو اسے چاہیے کہ اپنے بائیں رخ پر تھوک دے اور شیطان کے شر سے پناہ مانگے۔ راوی: ابو قتادہؓ۔

حدیث ۳۰۷۰: آنحضرتؐ کا ارشاد ہے کہ جس نے روزانہ لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير [یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی حکومت ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے] ۱۰۰ مرتبہ پڑھا تو اسے ۱۰ غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔ ۱۰۰ نیکیاں لکھی جائیں گی، ۱۰۰ برائیاں مٹادی جائیں گی، اور وہ اس دن شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۳۰۷۱: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کچھ عورتیں بیٹھی زور زور سے گفتگو میں مصروف تھیں۔ اتنے میں حضرت عمرؓ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ حضرت عمرؓ کی آواز سن کر عورتیں فوراً اٹھ کر چلی گئیں۔ آنحضرتؐ تبسم فرمانے لگے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ آپؐ کے تبسم ریز ہونے کا کیا سبب ہے؟ حضورؐ نے فرمایا، عورتوں نے تمھاری آواز سنی تو وہ سب پردے میں چلی گئیں۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا، انھیں تو میرے مقابل آپؐ سے ڈرنا چاہیے۔ پھر انھوں نے عورتوں سے مخاطب ہو کر پوچھا کہ تم لوگوں نے ایسا کیوں کیا؟ انھیں جواب ملا، آپ نبی کریمؐ کے مقابل زیادہ درشت اور سخت ہیں۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا، "بے شک عمر! تم جس راستے سے بھی گذرتے ہو وہاں سے شیطان بھی اپنا راستہ تبدیل کر لیتا ہے"۔ راوی: سعد ابی وقاصؓ۔

حدیث ۳۰۷۲: ارشادِ نبیؐ ہے کہ جب کوئی نیند سے بیدار ہو اور وضو کرے تو ۳ بار ناک میں پانی ڈال کر جھاڑے، کیوں کہ رات بھر شیطان اس کی ناک کے بانسوں میں رہتا ہے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۳۰۷۳: ابو سعید خدریؓ نے میرے والد سے کہا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تم جنگل میں اور بکریوں کے ساتھ رہنا پسند کرتے ہو۔ لہٰذا تم نماز کی اذان بلند آواز سے دیا کرو۔ کیوں کہ

مؤذن کی آواز جن وانس یا کوئی اور چیز سنے تو وہ قیامت کے دن اِس کے واسطے گواہی دے گی۔ یہ بات میں نے آنحضورؐ سے سنی ہے۔ راوی: عبدالرحمٰن بن ابی صعصہ انصاریؓ۔

حدیث ۳۰۷۴: نبی اکرمؐ نے منبر پر خطبہ کے دوران فرمایا کہ اُن سانپوں کو مار ڈالو جن کے سر پر سیاہ اور سفید دو نقطے یا دھاریاں ہوں۔ اور اُن سانپوں کو بھی مار دو جو چھوٹی دُم کے ہوتے ہیں کیوں کہ یہ انسان کو اندھا کر دیتے ہیں اور حمل کو گرا دیتے ہیں۔۔۔ مجھے ابو لبابہؓ نے بتایا ہے کہ آنحضورؐ نے گھر میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع کیا ہے (اس لیے کہ یہ زہریلے نہیں ہوتے)۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۳۰۷۵: رسول مکرمؐ کا فرمانا ہے کہ وہ زمانہ بہت قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال، بکریاں ہوں گی جنھیں وہ پہاڑوں اور جنگلوں میں لے جائیں گے اور اپنے دین کو فتنوں سے محفوظ رکھیں گے۔ راوی: ابو سعید خدریؓ۔

حدیث ۳۰۷۶: ارشادِ نبویؐ ہے کہ کفر کا سر مشرق کی طرف ہے۔ فخر اور تکبر اونٹوں اور گھوڑے والوں میں ہے۔ کاشتکار، گاؤں والوں میں ہے۔ اور سکون، بکری والوں میں ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۳۰۷۷: رسول اللہ نے اپنے ہاتھ سے یمن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ایمان تو ادھر ہے اور سختی اور سنگ دلی ان کاشتکاروں میں ہے جو اونٹوں کی دُموں کے پاس ہیں کہ جہاں سے شیطان کے سینگ نکلتے ہیں، یعنی قبائل ربیعہ اور مضر (عراق)۔ راوی: ابو مسعودؓ۔

حدیث ۳۰۷۸، ۳۰۷۹: حضورؐ نے فرمایا، جب تم مرغ کی اذان سنو تو اللہ سے اس کی رحمت و فضل کی دعا مانگو۔ کیوں کہ اُس مرغ نے فرشتے کو دیکھا ہے۔ اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے خدا کی پناہ مانگو۔ کیوں کہ اُس نے شیطان کو دیکھا ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۳۰۸۰: نبی مکرمؐ نے بتایا کہ بنی اسرائیل کا ایک گروہ کہیں گم ہو گیا تھا۔ میرے خیال میں وہ گروہ ان چوہوں میں بدل گیا ہے۔ کیوں کہ جب ان چوہوں کے سامنے اونٹنی کا دودھ رکھا جائے تو نہیں پیتے، جب کہ یہ بکری کا دودھ پی لیتے ہیں۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۳۰۸۱، ۳۰۸۲: آنحضرتؐ نے گرگٹ کو فویسق (یعنی نقصان دہ) قرار دیا ہے۔ لیکن میں نے آپؐ سے اسے مارنے کا حکم دیتے ہوئے نہیں سنا۔ جب کہ سعد بن وقاصؓ (اور حدیث ۳۰۸۲ کے مطابق حضرت ام شریکؓ) کا کہنا ہے حضورؐ نے ان کو مارنے کا حکم دیا ہے۔ راویان: حضرت عائشہؓ اور ام شریکؓ۔

حدیث۳۰۸۳تا۳۰۸۶: (دھاری والے اور چھوٹی دم والے سانپوں کو مارنے اور گھر کے سانپوں کو نہ مارنے کا حکم): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۳۰۷۴۔ راویان: حضرت عائشہؓ، ابی ملیکہؓ اور ابن عمرؓ۔

حدیث۳۰۸۷،۳۰۸۸: (۵ جانور نقصان دہ ہیں جنھیں حرم میں بھی مارا جاسکتا ہے): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۱۷۱۰تا۱۷۱۳۔ راویان: حضرت عائشہؓ اور ابن عمرؓ۔

حدیث۳۰۸۹: (رات کے وقت گھر میں رہنے کے آداب): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۳۰۵۶۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔

حدیث۳۰۹۰: (سانپ کو حدود حرم میں بھی مار ڈالنے کا حکم): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۷۱۴۔ راوی: عبداللہ بن مسعودؓ۔

حدیث۳۰۹۱: (ایک عورت کا، بلی پر ظلم کے سبب عذاب میں مبتلا ہونا) یہ مکرر حدیث ہے۔: دیکھیں حدیث ۲۲۰۹ اور ۲۲۱۰۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث۳۰۹۲: (چیونٹیاں بھی اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہیں، انھیں بھی بلاوجہ مارنے سے گریز کرنا چاہیے): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۸۱۶۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث۳۰۹۳: ارشادِ نبیؐ ہے کہ جب تمھارے پینے کی چیز میں مکھی گر جائے تو اسے پورا ڈبو دینا چاہیے۔ کیوں کہ اس کے ایک پَر میں بیماری ہے تو دوسرے پَر میں شفا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث۳۰۹۴: ایک بار آنحضرتؐ نے ایک فاحشہ عورت کی بابت فرمایا کہ یہ بخش دی گئی ہے، اس لیے کہ اس نے ایک کتے کو پانی پلا کر اسے پیاس سے مرنے سے بچایا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۲۰۸)۔

حدیث۳۰۹۵: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ اُس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کتا اور تصویر ہو۔ راوی: ابوطلحہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۹۷۷)۔

حدیث۳۰۹۶: رسول اکرمؐ نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا ہے۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث۳۰۹۷،۳۰۹۸: ارشادِ نبیؐ ہے کہ جس نے کتا پالا اس کے عمل سے ایک قیراط کم ہوتا رہتا ہے۔ البتہ کھیتوں اور مویشیوں کی حفاظت کرنے والے کتے کا یہ حکم نہیں۔ راویان: ابوہریرہؓ اور سفیان بن زہیر شنویؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۱۷۲،۲۱۷۳)۔